سوال

(49) عظمت عرش وکرسی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرش کرسی کے بارے میں بعض معلومات بیان فرمائیں۔ (اخوکم: فردل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولاحولاوالاقوۃالاباللہ۔

عرش اللہ عزوجل کی مخلوقات میں سے ایک عظیم الشان مخلوق ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن پاک میں کئی بار کیا ہے ،اور ہمارا رب تبارک و تعالی اس کے اوپر ہے لیکن اللہ تعالی کو اس کی کوئی حاجت نہیں اور عرش اللہ تعالیٰ کی قدرت سے قائم ہے ،زمین وآسمان کے پیدائش سے پہلے یہ پانی پر تھا اس کے اب چار پائے ہیں جنہیں فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے او رقیامت کے دن یہ پائے آٹھ ہوجائیں گے جیسے قرآن ناطق ہے۔

امام ابن کثیر نے (4 71) میں ابن عباس سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ امیہ بن ابی الصلت نے اپنے شعروں میں یہ شعر جو کہا ہے سچ ہے :

زحل وثور تحت رجل یمینہ　　　والنسر لأخری ولیت مرصد

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جو کہا ہے سچ ہے :

والسمش تطلع کل آخرلیلۃ　　　حمراء یصبح لونہا یتورد

تأبی فما تطلع لنافی رسلہا ... الامعذبۃ والاتجلد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سچ ہے۔

اور سند اس کی عمدہ ہے نکالا اس کو امام احمد نے ۔

اور یہ تقاضا کرتی ہے کہ عرش کے اٹھانے والے آج کل چار ہیں اور قیامت کے دن آٹھ ہونگے ۔ پھر اس کے معارض حدیث ذکر کی ہے لیکن اس تعارض کا جواب نہیں دیا ۔ میں کتا ہوں : اس کی معارض حدیث ضعیف ہے جسے ابن ماجہ نے (رقم :193) نے نکالا ہے ابن عباس س مروی ہے ایک جماعت کے ساتھ بطاء میں تھا اور رسول اللہ ﷺ بھی تھے ۔ ان پر سے بادل گزرا جسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا اس پر تم کیا نام لیتے ہو ، انہوں نے کہا ''سحاب ' آپ نے فرمایا ''مذن ' انہوں نے کہا : ہں مذن بھی کہتے ہیں پھر فرمایا اور '' عنان ''تو ابو بکر نے فرمایا انہوں نے کہا ہاں '' عنان '' بھی کہتے ہیں پھر فرمایا ، تمہارہ کیا خیال ہے تمہارے اور آسمان کے درمیان کتنی مسافت ہوگی ، وہ کہنے لگے ، ہمیں معلوم نہیں تو فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان اکہتر یا بہتر سال کی مسافت ہے اس کے اوپر دوسرا آسمان بھی اسی مسافت پر ہے اسی طرح سات آسمان گنے ، پھر ساتوے آسمان پر سمندر ہے جس کی نچلی اور اوپر والی سطح کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے ۔ اس کے اوپر آٹھ ہرن ہیں کہ جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان ہے ، ان کی پٹھوں پر عرش ہے جس کے اوپر اور نیچے کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ۔ پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہیں ۔ ابوداؤد : (2 2724) ۔

اور اسی طرح ظلال الجنۃ فی تخریج احادیث السنہ رقم : (579) میں وارد ہے اسے ابن اسحاق کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے لیکن اس کے بعض متابع بھی ذکر کیے ہیں ۔ مراجعہ کریں ، ان فرشتوں کا نام الاکروابین ہے اور نبی ﷺ نے ان کی عظمت ذکر فرمائی ہے اس حدیث میں ہے جسے امام طبرانی اوسط : (1 156) میں ہے ھیثمی نے المجمع : (4 180-181) میں ابو یعلی نے (1 309) میں حاکم نے : (4 297) میں اور منذری نے الترغیب (2 47) میں کئی سندوں س بروایت ابو ھریرہ لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مرغ کے بارے میں بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے جس کے پیر زمین سے نکل گئے ہیں اور جس کی گردن عرش کے نیچے مڑی ہوئی ہے اور وہ کہتا ہے ''پاک ہے تو ، ہمارے رب ! تیری کتنی بڑی شان ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں جو میرے نام پر جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ نہیں جانتا '' ابو یعلی کی روایت ہے ''عرش اس کے کندھے پر ہے وہ کہتا ہے '''تو پاک ہے تو کہاں تک تھا اور کہاں تک ہوگا '' ۔

جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ، اللہ نے مجھے عرش والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے بارے میں بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے اس کے کان کی نرمی اور کندھے کے درمیان سات سو سال کی مسافت ہے ۔

ابوداؤد نے (3 895) رقم : (4727) میں کہ طبرانی نے اوسط میں نکالا ہے اسی طرح امام ذھبی کی المنتقی : (6 2) اور الیمی : (1 80) میں ہے ۔

اور ایک روایت میں ہے ''اللہ تعالیٰ کے اکروبین فرشتے ہیں ان کے کان کی نرمی اور ہنسلی کی ہڈی کے درمیان نیچے اترتے ہوئے تیز رفتار پرندے کے لیے سات سو سال کی مسافت ہے '' مراجعہ کریں : مشکوۃ ((1 509) رقم : (5728) الحلیہ (3 158) اور ان دونوں حدیثوں کی تحقیق کے لیے مراجعہ کریں : السلسلہ الصحیحہ : (1 221-222) رقم : (150-151) اور عرش شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے فتاویٰ میں قول کے مطابق قبے کی طرح سارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے ۔

'کرسی '' کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ عرش کے علاوہ اور عرش اس سے بڑا ہے ۔ جس طرح آثار و اخبار سے ثابت ہوتا ہے ۔ ابوذو غفاری سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے کرسی کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساتویں آسمان اور زمین کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے انگشتری کھلے میدان میں اور عرش کی بڑائی کرسی کے مقابلے میں اتنی ہے جتنی کھلے میدان کی ہے اس انگشتری کے مقابلے میں ، روایت کیا اس کو ابن مردودیہ نے جیسے ابن کثیر : (1 309) میں ہے ۔ اور ابن عباس کہتے ہیں گ 'کرسی قدموں کی جگہ ہے اور عرش کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا ۔ '' ابن کثیر : (1 309) حاکم مرفوعا و موقوفا (2 282) اور یہ شیخین کی شرطوں کے مطابق ہے ، امام ذھبی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اور اس کے لفظ ہیں 'کرسی قدموں کی جگہ ہے اور عرش کا اندازہ نہیں جا سکتا '' ۔

مراجعہ کریں کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ :

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ... 91 ... سورۃ الانعام

''اوران لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنا واجب تھی ویسی قدر نہ کی''

اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے مجموعہ الفتاویٰ (5 106) میں کہا ہے ''مسلمانوں کو علم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کرسی میں زمین وآسمان سما جائیں ۔ اوراب کرسی عرش کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کوئی انگشتری کھلے میدان میں پھینکی ہوئی ہو، اورعرش اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے اس کی اللہ کی قدرت و عظمت سے کیا نسبت ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص125

محدث فتویٰ